



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۹ جلد ۱۲ | لودیانہ ۸- مئی ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبارات

سرکار انگریزی نے سرحد کوئٹہ کے کاکڑ پٹھانوں پر فوج کشی کا حکم دیدیا ہی= **مشہور** ہی کہ ہندوستان میں مہدی کے مفسدانہ اشتہار گرفتار ہوتے ہیں= **فرانس** کی سازشیں انگلستان کی پالیسی کے خلاف یورپ میں گرم ہو رہی ہیں= **خوست** میں اقوام منگل کے ساتھ کابلی فوجوں نے بڑی بھاری لڑائی کی ہی= **امیر** کابل اپنے باغی علاقجات کو ملا ئیت سے قابو کرنے کی کوشش میں ہی= **مفسد** لوگ کوشاں ہیں کہ ترکستان کا علاقہ افغانستان سے علیحدہ ہو جاوے= **فرانس** پھر کوشش کر رہا ہی کہ سوڈان میں انگریزی سپاہ کے ساتھ جنگ ہوتا ہے= **افریدیوں** نے پشاور اور ہری سنگھ کے برج کے درمیان کا تار کاٹ دیا ہی= **مرو** کے ڈیڑھ ہزار باشندے روسی فوج کے خوف سے افغانستان میں چلے آئے ہیں= **گورنمنٹ** انگریزی سوڈان میں دوبارہ فوج روانہ کرنے کی تجویز کر رہی ہی= **مصری** معاملات کی بابت انگلستان میں سخت تشویش پھیل رہی ہی= **سردار** محمد حسن خان امیر دوست محمد خان کا پوتا کابل سے بھاگ کر پشاور میں داخل ہوا ہی= **پشاور** چھاؤنی کے جدید انتظام کے لئے ایک کمیٹی قائم ہوئی ہی= **عدن** اور سیبی میں بھی چھاؤنیاں کلکتہ بر کوارن ٹین قائم ہو گیا ہی= **انگریزی** سپہ سالار نے بربر کے کمشنر اور گورنر کو لکھا ہی کہ اگر بربر میں بغاوت کا زیادہ زور ہی تو تم خود کو بچا کر بھاگ آؤ= **خدیو** مصر نے گورنمنٹ کو جواب دیا ہی کہ میں انگریزی سپاہ کی جو آجکل مصر میں مقیم ہی تنخواہ نہیں دے سکتا ہوں= **امیر** کابل کی تمام آمدنی افغانستان وغیرہ اور ہرات و قندھار کی کل ایک کروڑ ۴۳- لاکھ روپیہ سالانہ کی ہی اور خرچ کل جنگی و ملکی کا مو ۱۳- لاکھ روپیہ سالانہ ہوتا ہی= **ریاست** حیدرآباد کے خزانہ میں ایک کروڑ روپیہ کا غبن ثابت ہوا ہی= **آفریدیوں** نے علی مسجد پر حملہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہی= **سردار** محمد ہاشم خان و جنرل غلام حیدر خان و تاج محمد خان ہمراہیان ایوبخان کامیابی کے ساتھ ترکستان کے لوگوں کو اپنی طرف ملا رہے ہیں= **امیر** کابل بہت جلد حکومت افغانستان پروانہ خان کے سپرد کر کے ہرات کی طرف روانہ ہونے والا ہی= **حضور** وائسرے نے فیصلہ کر دیا ہی کہ رزیڈنٹ کا جو ہتک ہوا تھا اسمیں دربار بڑودہ کا کچھ قصور نہیں بلکہ وہ ایک اتفاقیہ امر تھا= **ہاشمی** کا وہ کی ۴۰ بیبیاں موجود ہیں اور ان سے ۴۳- لڑکے لڑکیاں پیدا ہو چکے ہیں= **مدراس** میں دو عورتیں بچوں کو ٹیکہ لگانے کے واسطے ملازم رکھی گئی ہیں جو مستورات میں جا کر ٹیکہ لگائیں گی= **سلطان** روم نے سلطنت انگلنڈ کو لکھا ہی کہ مصر میں دست اندازی حکمرانی کے خیال سے نہ کرنا چاہئے= **یونان** نے مہدی کاذب کی سرکوبی کے لئے چار ہزار سپاہ کو حکم دیا ہی کہ ہمراہ ان کے جرنل روانہ ہو= **روس** نے ایوبخان کو یہ لالچ دیا ہی کہ تم انگریزی وظیفہ خوار مت ہو کیونکہ بہت جلد تخت کابل تمکو دلوایا جاویگا= **حاکم** ہلال آباد چترال کی طرف فوج لیکر حملہ کرنے کی نیت سے روانہ ہوا تھا ناکامیابی کے ساتھ کابل کیطرف روانہ ہو گیا ہی= **قندھار** کے سرداروں نے اتفاق کر لیا ہی کہ ہم روسیوں کی ہرگز اطاعت و فرمانبرداری نہ کرینگے بلکہ انگریزوں کو ہم اپنا حاکم بنائینگے

نور افشاں

بچوں کے اخلاق کی درستی

نور افشاں کے بہت سے ناظرین مدارس کے طلباء ہیں اور اسکا فرض ہے کہ کبھی کبھی انکی تربیت اور اصلاح میں بھی کچھ لکھا کرے لہذا مرقومہ ذیل آرٹیکل محض بچوں کی تذکیر ہے اور امید ہے کہ وہ اسکو پڑھکر اور اپنے عمل میں لا کر بہت سے فائدے اٹھائینگے +

بچوں کو کچھ خاص قدرتی حقوق حاصل ہیں جنکی نسبت اگر وہ ذرا بہر غور کریں تو از خود معلوم کر لیں گے کہ وہ کیسے بڑے اور بھاری ہیں - انکو جسمانی مرضیں کم ہوتی ہیں اور جسقدر ہوتی ہیں اکثر جلد رفع ہو جاتی ہیں - انکو دنیا کی فکر بہت کم کرنا پڑتا ہے اور اسیواسطے بچپن کا نام غم غلطی کا زمانہ ہے - بچے بیچارے کو اپنی آزادی کی قدر تب تک نہیں معلوم ہوتی جب تک کہ گھوڑا بنکر گاڑی سے بندھا نجاوے - سچی خوشی اسی زمانہ کا حصہ ہے جسمیں نہ غم زدوں کے غم کا اور جوانی کا نہیں کیونکہ اسکو زندگی کی ذمہ داریاں چاروں طرف سے آدباتی ہیں تعلیم کی سہولت صرف اسی عمر کا نتیجہ ہے کیونکہ ہری شاخ کو جدھر چاہو آسانی سے جھکا سکتے ہو + لڑکوں کے خاص فرائض بھی ہیں جنکے ادا کرنے کی عادت بچپن میں ہی پختہ ہونی چاہئے اور وہ یہ ہیں +

(۱) فرمان برداری اس صفت کے بغیر کوئی لڑکا اپنی عمر میں نیک یا خوش نہیں رہ سکتا اور نہ وہ نیک آدمی بن سکتا ہے بچوں کے دل پر اگر کبھی غم یا رنج آتا ہے تو محض فرمان برداری کے نہ ہونے سے ہے اور اگر فرمانبرداری کی عادت پختہ ہو جاوے تو جو کام وہ کرینگے خود انکی خوشی کا باعث ہوگا جب وہ سمجھینگے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اپنے والدین یا استاد کی مرضی کے مطابق بلا انکے بتلائے کیے کرتے ہیں - مبارک ہے وہ بچہ جو اپنے کام میں صرف ایکدفعہ بتلانے کی ضرورت رکھتا ہے +

(۲) سچ بولنا - یہہ صفت بچپن میں اخلاقی عمدگیوں کا اصول قائم کرتی ہے اور اسکے بغیر کل چال چلن کی بنیاد خراب ہوتی ہے - سچ بولنے والا لڑکا اپنے بیان میں مبالغہ کی رنگ آمیزی پسند نہیں کرتا اور نہ ضرورت کے وقت چپ رہتا ہے اور اسیواسطے جب آدمی بنجاتا ہے تو اپنے آپ کے پہچانتے میں کہ میں کیسا ہوں غلطی نہیں کھاتا - بہت بچے جھوٹھ کی عادت سے بچپن ہی میں دکھلاوے کے کام کرنے سیکھتے ہیں کیونکہ انکے دل سچائی میں مضبوط نہیں ہوتے اور آخر جوانی میں بودے دل کے آدمی کہلاتے ہیں سچا آدمی اپنی ایسی تعریف سننی برداشت نہیں کر سکتا جسکی لیاقت وہ اپنے میں نہیں پاتا کیونکہ یہہ تعریف اسکو الزام سے زیادہ ناگوار ہے +

(۳) قائم مزاجی - جس کام مثلاً پڑھنے لکھنے کام کرنے یا کھیلنے کی کوشش وہ کرے تو اسکو ہرگز نہ چھوڑے تاوقتیکہ اسکے چھوڑنے پر مجبور نکیا جاوے - وہی لڑکے ادھورے رہتے ہیں جنکے مزاج میں قائمی نہیں اور جو اپنی قائمی نہیں رکھتے وہ کسی کام میں کامیاب نہیں ہوتے آج ایک کام کیا کل اسکو چھوڑا پرسوں دوسرا لیا اور اترسوں اور کو پکڑا - غرض تلون مزاجی انکو کسی کام کا بھی نہیں چھوڑتی اور جب بڑے ہوتے ہیں تو نالائق نکمے اور ننگ خاندان کہلاتے ہیں +

(۴) فروتنی - اسکا علاقہ سچائی کے ساتھ ہے کیونکہ جس بچے کے دل میں سچائی کی جڑھ قائم ہوگی وہی اپنے دل کا سچا حال دیکھ کر خود بخود قائل ہو جائیگا کہ میں ناقص ہوں گویا اسکے دل کی تحقیقات ہی اسکو فروتنی سکھلاتی ہے - ایک امیر کے بچے کو اپنے باپ کی دولت کا گھمنڈ ہو لیکن جب وہ دیکھے گا کہ دنیا میں بہت لڑکے میرے برابر بلکہ مجھسے زیادہ امیر ہیں تو اس کا گھمنڈ نہیں رہیگا - کسی لڑکے کو اپنی ذاتی لیاقتوں کا غرور ہے لیکن جب وہ موجودہ یا گذشتہ صاحب لیاقتوں کیطرف خیال کریگا تو وہ اپنے آپ کو کچھ بھی نہ پاویگا - ایک یونانی حکیم کا قول ہے کہ سب علموں سے مشکل انسان کے لئے اپنے آپ کا علم ہے میں اسکی وجہ یہہ سمجھتا ہوں کہ جب ہم اپنے گریبان میں منھہ ڈالتے ہیں تو ہم اپنی بہت نقص بھرے دیکھتے ہیں اور ہمارا غرور ہمکو انکی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا گویا ہم ایک چھوٹی سی دنیا کو جو ہمارے دل کے اندر ہے چھوڑ کر باہر کی وسیع دنیا کو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور آخر اپنے آپ کے علم سے محروم رہتے ہیں +

(۵) - مردانہ پن - جھوٹھ دغابازی اور فریب وغیرہ سب نامردی کے نتائج ہیں یا سچائی کے نہ ہونے کے - اخلاقی دلیری مردانہ پن ہے اور یہہ جسمانی دلیری سے کئی درجہ بڑھکر ہے کیونکہ جسمانی دلیری محض جسمی مضبوطی پر منحصر ہے اور اخلاقی دلیری روح کی مضبوطی پر اور جب دل مضبوط نہیں ہے تو جسم کی مضبوطی کچھ کام نہیں دیتی - سکاٹلنڈ کے ایک مصلح قوم کی قبر پر بطور کتبہ یہہ فقرہ کندہ ہے وہ اسمیں وہ شخص آرام کئے ہوئے ہے جو کبھی کسی انسانی چہرہ سے نہیں ڈرا - سچ ہے انسان کو انسان کا خوف مارتا ہے اور یہی سب خوفوں سے نہایت لعینہ ہے اور اس بزدلی سے رہائی کی صورت خدا پر کامل بھروسہ رکھنے اور اسکو ہر وقت حاضر ناظر سمجھنے کے سوا اور کوئی نہیں - دانا والدین اور دانا استاد اپنے لڑکوں کو انکے خاص حقوق کی قدر کرنا اور متعلقہ فرائض کا بجالانا برابر سکھلاتے ہیں لیکن لڑکے جیسا انکو ہونا چاہئے نہیں ہوتے اور نہ ہونگے تاوقتیکہ خدا کو دل سے پیار نکریں اور اسی پر کل بھروسہ کر کے اسکا خوف اور اسکی

اطاعت دل میں نہ بٹھاویں ورنہ اُنکے لئے بیشمار آزمائشیں درپیش ہیں*

آئینہ مصحف

لودیانہ کے ولائتیوں میں بیاہ کی رات ایک رسم مقرر ہی جسکو آئینہ مصحف کہتے ہیں اور وہ یوں ہی کہ جب دُلہا پہلی دفعہ سسرال میں بلایا جاتا ہی تو دُلہن کو اُسکے ہم پہلو بٹھاکر دونوں کے سامنے ایک بڑا سا آئینہ رکھتے ہیں اور دونوں کو ایک ہی وقت میں اُس میں ایک دوسرے کی شکل دیکھنی پڑتی ہی اُسکے بعد دونوں کے سامنے اُسیطرح قرآن کھولکر دھر دیا جاتا ہی اور دونوں کو اُسمیں ایک نظر دیکھنا پڑتا ہی۔ بانیان رسم کی مراد شائد آئینہ سے یہہ ہو کہ اُسکی صفائی کو دیکھکر دُلہن دُلہا دونوں ایکدوسرے سے ہمیشہ اپنا دل صاف رکھیں اور تازیست کسیطرح کی کدورت نہ آنے دیں اور قرآن بطور حلف کے ہی کہ اس عہد پر پختہ رہیں۔ اگر یہی مراد ہی تو ضرور ہی کہ سمدھیوں میں سے کوئی بزرگ عورت یا مرد ادائے رسم کے پہلے دُلہا دُلہن کو اُسکے معنوں سے آگاہ کر دیا کریں تاکہ اُسکا اثر اُنکے دلوں پر جمے ورنہ بیاہ کے اور کھیل تماشوں میں سے یہہ بھی ایک تماشا سمجھا جائے گا جیسا اب سمجھا جاتا ہی*

ہمیں اسوقت اس رسم سے کچھ سروکار نہیں ہماری بحث صرف عام آئینہ اور مصحف سے ہی آئینہ حقیقت میں بڑے کام کی چیز ہی کیونکہ یہہ ہماری اپنی صورت ہمکو ویسی ہی دکھاتا ہی جیسی اور لوگوں کی نظر میں ہی گویا ہمارا کوئی ظاہری عیب چھپا نہیں رکھتا بعض لوگ محض اپنی خوبصورتی اور بناؤ سنگار معلوم کرنیکو آئینہ دیکھتے ہیں اور اُسپر اتراتے ہیں لیکن دانائی یہہ ہی کہ اپنے عیب اُسمیں دیکھکر اُنکی اصلاح میں کوشش کیجاوے ورنہ آئینہ دیکھنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

خدا کی پاک کلام بھی ایک آئینہ ہی جو خدا نے ہماری ہدائت کے واسطے بخشا ہی اور اُسمیں اگر ہم چاہیں تو روزمرہ اپنی صورت کا صحیح عکس پورا پورا دیکھ سکتے ہیں ٹھیک ویسا جیسا ہم خدا کی نظر میں دکھلائی دے رہے ہیں۔ اس آئینہ میں تمام ہمارے عیوب ہمارے نقص ہمارے گناہ ہمارے خراب چال چلن کامل صفائی کے ساتھ نظر آتے ہیں اور اس سے بڑھکر یہہ کہ اگر غور کے ساتھ دیکھیں تو نہ صرف ہمکو ہماری موجودہ حالت کا عکس بلکہ اُس تصویر کا عکس بھی جیسا خدا کی نظر میں ہمکو ہونا چاہئے ہوبہو نظر آجائیگا یعنے کلام الٰہی ہمکو صاف صاف دکھلاتی ہی کہ ہم کیسے ناپاک ناخوش اور نکمے ہیں اور خدا ہمکو کیسا پاک صاف خوش اور کام کا آدمی بنانا چاہتا ہی۔ لیکن افسوس کہ بہت لوگ اُسکو آئینہ مصحف کی رسم کیطرح صرف ایکدفعہ رسمی نظر سے دیکھ چھوڑتے ہیں اور کھیل تماشے سے اسکی قدر زیادہ نہیں کرتے۔ بہت لوگ اسکو اپنا مصلح مانتے ہیں لیکن اُسکی اصلاحوں پر غور نہیں کرتے۔ بہت لوگ آئینہ کیطرح اُسمیں کبھی کبھی نظر ڈالتے ہیں اور اپنے آپ میں داغ یا دھبہ دیکھکر اُسکی درستی کی فکر نہیں کرتے اس امید پر کہ وہ داغ اپنے آپ ہی صاف ہو جائیگا*

عام آئینہ ہمارے عیب دکھانیکے لحاظ سے نہایت مفید ہی لیکن عیب دکھانیکے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا یعنے عیب کی اصلاح نہیں بتلا سکتا اور برخلاف اُسکے کلام الٰہی ہمارے گناہ دکھاتی ہی اور ساتھ ہی ساتھ اُنکی اصلاح کی تدبیر بھی بتاتی ہی بشرطیکہ پورے اعتقاد کے ساتھ اُسکی ہدائتوں پر عمل کیا جاوے*

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میرا ایک دوست صبح کو کچہری جاتے وقت اپنے بیٹے سے کہہ گیا کہ چار بجے شام کے کچہری سے آکر تجھے گاڑی میں ہوا کھلانے لیچلونگا بشرطیکہ تو صاف کپڑے پہنکر اُسوقت تیار رہے۔ لڑکا چار بجے کی انتظار میں بے صبر ہوکر اور بے صبری کی حالت میں اپنی ماما سے تقاضا کرکے کپڑے بدلوا کر باغ میں اپنے باپ کی راہ تاکنے لگا اور باپ کو دور سے دیکھکر جلدی میں اُسکی طرف بھاگا راستہ میں کیچڑ تھا اُسمیں لتھڑ پتھڑ گیا۔ باپ نے کہا تم غلیظ ہو گئے ہو اسواسطے گاڑی پر سوار ہونے کے قابل نہیں ہے لڑکے نے روکر جواب دیا نہیں بابا نہیں یونہیں گرد سی لگ گئی ہی اور اس سے کیا ہرج ہی۔ باپ اُس لڑکے کی انگلی پکڑکر جو بارہ پر لیگیا اور آئینہ کے روبرو کھڑا کرکے اُسکی غلاظت اُسکو دکھادی۔ آئینہ نے اپنا کام جسقدر اُس سے ہو سکتا تھا کر دیا یعنے لڑکے کو اُسکی غلاظت دکھلادی اور بس اب صفائی کے واسطے لڑکے کو پانی کی ضرورت ہوئی کیونکہ پانی کے بغیر صفائی محال ہی۔ بس پیارے دوستو خدا کی پاک کلام ہمارے لئے یہہ دونوں کام کرتی ہی ہماری غلاظت دکھلاتی ہی اور اگر ہم چاہیں تو اُسکو پاک اور صاف بھی کر دیتی ہی بشرطیکہ ہم دل سے اُسکو پیار کریں*

مراسلات

مسئلہ تناسخ

نمبر ۲۔ دلائل اثبات

یہہ تو ظاہر ہی کہ اس مسئلہ کا ظاہری ثبوت ہو نہیں سکتا۔ نہ ہم اُسکے اثبات میں تجربہ مشاہدہ یا تواریخ سے کام لے سکتے ہیں کیونکہ نہ یہہ امر کبھی کسی نے دیکھا نہ تجربہ سے معلوم کیا نہ کسی معتبر اخبار سے اسکا ثبوت دیکھا۔ فسبر بھی ہمارے آریہ بھائی اکثر دلائل

عقیدہ پر زور دیکے کہا کرتے ہیں کہ عقل سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ مسئلہ درست ہی۔ پس ذرہ انکی دلائل پر غور کریں +

ہندو اکثر کہا کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کے ماننے سے دنیا کے دکھہ سکھہ خوشحالی اور بدحالی کا پورا اور تسلی بخش بیان ہو سکتا ہی۔ آدمی مختلف حالات و مدارج میں ہیں۔ کوئی امیر ہی کوئی غریب۔ کوئی تندرست ہی کوئی بیمار ہی۔ کوئی ہنستا ہی کوئی روتا ہی۔ کوئی خوشحال ہی کوئی بدحال۔ اب اگر یہہ سچ ہی کہ ہر ایک آدمی کی روح صرف پہلی دفعہ ہی دنیا میں آئی ہی تو اس بڑے تفرقہ کا کیا سبب ہی۔ اس سے اس ہمہ دان اور قادر مطلق خدا کی عدل اور انصاف پر عیب لگتی ہی۔ کہ کسی کو کسی اور کسی کو کسی حالت میں رکھا۔ چنانچہ وید ویاس بھی اسی باب میں یوں کہتا ہی کہ۔ برہم پر نامہربانی اور بے انصافی کا الزام نہ لگانا چاہئے اسلئے کہ بعضے (دیوتے) خوش ہیں۔ بعضے (حیوانات) بدحال۔ اور بعضے (انسان) خوش اور بدحال۔ کیونکہ ہر ایک اپنی پچھلی زندگی کے اعمال کا بدلہ بھوگتا ہی +

ہم اسکا یوں جواب دیتے ہیں کہ کیا یہی صرف ایک طریقہ ہی جسمیں کہ ان تفرقات کا بیان ہو سکتا ہی۔ اگر ہم کوئی اس سے عمدہ اور بیان پیش کر سکیں تو کیا ہمارے ہندو بھائی کہہ سکتے ہیں کہ نہیں ہمیں ہمارا ہی بیان درست ہی اور اوروں کا غلط ہم یہہ بھی ظاہر کئے دیتے ہیں کہ یہہ مسئلہ جسکا کہ خدا بے انصافی کا الزام دور کرنیکی کوشش کرتا ہی فی الحقیقت اُسپر وہی الزام عائد کرتا ہی۔ چنانچہ آگے اسکا ذکر ہوگا +

(۱) ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ آیا یہہ سچ ہی کہ دولت عزت حشمت وغیرہ کے ساتھہ ہمیشہ خوشی شامل ہوا کرتی ہی۔ کیا یہہ درست نہیں ہی کہ غریب آدمی جو دینداری اور خدا ترسی میں زندگی بسر کرتا ہی جو نہ کسی کا نقصان نہ کسی کی حق تلفی کرتا ہی صد ہا درجہ اُس امیر سے خوشحال ہی جو اُسکے برعکس عمل کرتا ہی۔ کیا غلط ہی کہ امیروں کو اکثر اپنی دولت کے سبب بہت سے اندرونی اور بیرونی ایسے تفکرات اور بیماریں لاحق ہوا کرتی ہیں جن سے کہ غریب لوگ کبھی واقف بھی نہیں ہوتے۔ پس ظاہر ہی کہ دنیا کے متفرق حالات کے ساتھہ کچھہ خوشحالی یا بدحالی کا علاقہ ضروری نہیں ہی۔ بیماری ہر وقت لوگوں کو غمزدہ یا بدحال کر سکتی ہی بلکہ بہت سے خدا کے پیارے موت میں بھی خوش ہوتے ہیں اس حال میں خدا پر بے انصافی کا الزام کسطرح لگ سکتا ہی کہ اُسنے متفرق حالات میں لوگوں کو رکھا ہی جبحال کہ کسی حالت پر خوشی کا مدار ہی نہیں اور ایک غریب مزدور بھی اپنی جھونپڑی میں ویسا ہی خوش ہو سکتا ہی جیسا کہ شاہ ہمایون اپنے عالی شان محل میں تھا +

(۲) اسکے علاوہ ان متفرق حالات کا بیان اور طرح سے بھی ہو سکتا ہی۔ مثلاً

(الف) اکثر ذاتی خوشی اور خوشحالی انسان کی اپنے چلن پر موقوف ہی۔ غریب پر محنتی شخص اپنی کفایت شعاری اور دیانت داری سے مال و دولت جمع کر سکتا ہی اور سُست امیر اپنی سُستی اور عیاشی سے اپنا سب کچھہ برباد کر دیتا ہی۔ بیوقوف اکثر اپنی حماقت سے نقصانات برداشت کیا کرتا ہی اور دانا اپنی ہوشیاری کے سبب خطروں میں بھی اپنی حفاظت کر لیتا ہی۔ دنیا کا قاعدہ ہی کہ ایسی حالتوں میں خوشحالی اور بدحالی کو انسان کے چلن کیطرف منسوب کیا کرتے ہیں نہ اُسکے پچھلے اعمال کی طرف چنانچہ اگر کوئی شرابی غریب اور بیمار ہو جائے تو کوئی اُسکی حالت کو خدا کی طرف منسوب نہیں کیا کرتا بلکہ اُسکی اپنی چلن کیطرف +

(ب) اکثر ہمارے دنیاوی حالات ہمارے تعلقات پر بھی موقوف ہوا کرتے ہیں۔ بدمعاش لڑکا اپنے والدین کے رنج کا باعث ہوتا ہی اور فضول خرچ یا بدچلن والا اپنے اطفال کی بیعزتی اور بربادی کا سبب ہوتا ہی دنیاوی تعلقات کچھہ ایسے ہیں کہ ایک کے کام کا اثر دوسرے پر خواہ نخواہ ہوتا ہی۔ ایک کی نیک چلنی کا اثر دوسرے پر ہوتا ہی اور دوسرے کی بدچلنی سے بہتوں کا نقصان ہوا کرتا ہی۔ ایک خورد سال لڑکا آگ سے کھیلتا ہی۔ شاید ہوا کے زور سے وہ چنگاری کسی گھر میں لگ جاتی ہی اور سارا بازار جل جاتا ہی۔ اب ان باتوں کو خدا کی طرف منسوب کرنا حماقت ہی کیونکہ صاف ظاہر ہی کہ اس میں ایک کا اثر دوسرے پر موجود ہوتا ہی +

ان دو حالتوں پر غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہی کہ مختلف حالات اکثر انسان پر ہی موقوف ہوا کرتی ہی۔ اگر سب آدمی راستی کے ساتھہ اوقات بسر کرتے تو شاید کبھی یہہ خستہ حالی نظر نہ آتی۔ اور صریح ہی کہ ہر ایک حالت کا شخص خوش ہو سکتا ہی۔ تو مسئلہ تناسخ کی دلیل کا زور کدھر گیا* اس سے خدا کا عدل ثابت ہوتا ہی اور اسکے سچ ہونے سے اُسپر طرفداری اور بے انصافی کا عیب لگتا ہی +

(۳) علاوہ ازیں یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ متفرق حالات خدا کی قدرت منتظمہ کے ضروری نتائج ہیں۔ لوگ اکثر باہم رہتے ہیں انکی خواہشیں اور شغل مختلف ہیں۔ کیا اس حال میں ممکن ہی کہ سب ایک ہی حالت میں ہوں۔ مثلاً اگر سب کے سب برہمن ہوتے تو برہمنوں کو کون مانتا اور اُنکا

* حاشیہ۔ اگر سچ ہی کہ انسان فعل مختار ہی تو یہہ دلائل کا زور بھی درست ہی اور اگر انسان فعل مختار نہیں تو دنیاوی حاکموں کا عدل بھی عبث اور بے انصافی ہی۔ خدا کی عدالت یا مختلف حالات میں (بموجب اعمال) پیدا کرنا بھی محض ظلم ہی اور مسئلہ تناسخ بھی بالکل بے فائدہ۔ ناظرین خود سوچ لیں +





گزارہ کیونکر ہوتا۔ اگر سب مرد ہی ہوتے تو سلسلہ اولاد کیونکر بحال رہتا۔ مرد بھی اگر عورت کیطرح کمزور ہوتے تو خاندانکی پرورش کیونکر ہوتی۔ اگر سب کے سب ایک ہی عمر کے ہوتے تو دنیاوی انتظام کیونکر رہتا۔ اگر حاکم نہوتے تو رعیت برباد ہوجاتی۔ تب ہر ایک خود انصاف اپنے ہاتھ میں لیکے جو چاہتا سو کرتا۔ اگر رعیت نہوتی تو حکومت کسپر کیجاتی اور حاکم کسطرح حاکم رہ سکتے۔ اگر تمام ایک ہی شغل اور پیشہ کے ہوتے تو کیسی گڑبڑ پڑجاتی۔ مثلاً اگر سب نان بائی یا حجام یا باقندہ وغیرہ ہوتے تو انکو کھانا وغیرہ کیونکر میسر آتا۔ اگر سب امیر ہوتے تو انکو نوکر کہانسے ملتے اور اگر سب مزدور ہوتے تو ان سے مزدوری کون کراتا۔ بعض کاموں میں زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی اور بعض میں زیادہ عقل کی۔ بعض میں کمزوری سے کام لیا جاتا ہے بعض میں زورا وری سے۔ پھر ضرور ہے کہ بعض کی طبیعت پہاڑوں میں رہنے کے لائق ہوئے اور بعض کی گرم میدانوں میں۔ اگر سب کے سب میدانوں میں رہنے والے ہوتے تو پہاڑی اشیا سے کیونکر بہرہ یاب ہوسکتے جنکا ملنا ضروری ہے یا اگر سب پہاڑ میں رہنے والے ہوتے تو انکو میدان کی پیداواری کیونکر میسر آسکتی کہ ہر موسم سرما میں انکی خوراک بنے۔ پس ظاہر ہے کہ مجلس کے مختلف افراد بھی جسم کے مختلف اعضا کیطرح ضروری ہیں۔ مثلاً اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو انسان چلتا پھرتا کھاتا پیتا وغیرہ کس سے۔ اگر ہاتھ نہوتے تو محنت کس سے کرتا۔ اگر پاؤں نہوتے تو چلتا کس سے۔ غرض ہر ایک ایک دوسرے کا مکمل اور ملزوم ہے۔ ضرور ہے کہ امیروں کے لئے غریب ہوں۔ دوکانداروں کے لئے خریدنے والے۔ پس ان سب متفرق حالات سے دنیا کا انتظام بحال رہتا ہے اور اسکی آسائش اور خوشی ترقی پکڑتی ہے۔ پس یہہ حالات بجاے اسکے کہ خدا پر کسی طرح کا عیب لگاویں ظاہر ہے کہ اسکی عقل و دانائی مہربانی اور حکومت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس حال میں دو خیالی الزام جو بیان کیا ہے وہ مفروضہ مسئلہ تناسخ کا کیا حال ہوا۔ ہماری دانست میں صرف یہی دلائل اسکے ابطال کے لئے کفایت کا حکم رکھتی ہیں ÷ راقم بندہ ضعیف

مضامین علمی

چونکہ کسی نے اخبار ہذا مورخہ ۲۴ - اپریل ۱۸۸۴ء میں سوالات حل طلب اقلیدس برسالہ لالہ تیلو رام وغیرہ اگر صاحبان سے دیکھے لہذا حل کرتا ہوں مہربانی کر کے درج اخبار کریں ÷

سوال (نمبر ۱) خط مستقیم مفروض پر مربع بناؤ شکل پہلے مقالہ کے مندرجہ مقدر۔ فرض کرو کہ ا ب خط مفروض ہے خط ا ب کی

نقطہ ب سے عمود ب س نکالا پر نقطہ ا سے عمود ا د نکالا پہر ا د خط میں سے ا ط خط ا ب کے برابر قطع کیا (۳ شکل ۱) پہر زاویہ ط ا ب کو نصف کیا (۹ شکل ۱) و ص خط سے چونکہ ص ا ب و ا ب ص زاویے دو قائموں سے کم ہیں اسلئے خطا ص و ب ص نقطہ ص پر مل گئے پہر ملایا ط ص خط کو۔ تو ط ص ب ا مربع مطلوب ہوگا (ثبوت)۔ چونکہ دو مثلثوں ط ص ا - و ص ا ب میں دو دو ضلع یعنے ط ا = ا ب (۳ شکل ۱) و ص مشترک ہے اور زاویہ ط ا ص = زاویہ ب ا ص کے کیونکہ بنایا ہوا ہے جنکا ط ص قاعدہ = ص ب قاعدہ کی اسلئے مثلث ط ا ص = مثلث ب ا ص کے اور باقی ہر ایک زاوی آپسمیں برابر اور مثلث = مثلث کے (۴ شکل ۱) اب چونکہ ط ا ب زاویہ قایمہ ہے اور ص ب ا زاویہ بھی قایمہ ہے کیونکہ دونوں عمود ہیں اور ا ب ص زاویہ و ا ط ص پس تینوں زاویے یعنے ا ب ص و ا ط ص و ط ا ب = ۳ قایموں کے اسلئے چوتھا زاویہ ط ص ب بھی قایمہ ہوا پس اگر شکل کے چاروں زاویہ قائمی ہوئے یعنے ہر ایک زاویہ قایمہ ہوا اور پہلے کیطرح ثابت ہوسکتا ہے کہ چونکہ ط ا ب زاویہ نصف ہے تو ط ص ب زاویہ بھی نصف ہوسکتا ہے (۸ شکل ۱) اب چونکہ ثابت ہوا کہ ط ص ب زاویہ قایمہ ہے اور نصف ہر ایک اسلئے سب زاویے نصف قایمہ آپس میں برابر ہیں پس اضلاع ط ا = ط ص کے پہلے چونکہ ط ا = ا ب اور ط ص = ص ب ثابت ہوگیا ہے پس اس شکل کے چاروں اضلاع یعنے ط ا و ا ب و ص ط و ب ص آپس میں برابر ہوئے اور زاویے قایمے بھی ہوئے یعنے ہر ایک زاویہ قایمہ ثابت ہوچکا ہے پس شکل بنا ا ب خط پر بن گیا ÷ فقط

(نمبر ۲) ایک مثلث بناؤ کہ جسکا ایک ضلع اور ایک زاویہ اور دو اضلاع کا مجموعہ معلوم ہو فرض کرو ا ب ضلع اور ط زاویہ اور ج د مجموعہ اضلاع معلوم ہے عمل کیا ج د خط کے نقطہ ج سے ط زاویہ کے نصف کے برابر زاویہ د ج ع بنایا اور ج د خط بنایا ا ب معلوم ضلع کے برابر اور ج ع ص زاویہ بنایا د ج ع زاویہ کے برابر اسلئے ص ج ضلع = ص ع ضلع (۶ شکل ۱) پس مثلث مطلوبہ د ص ع بن گیا جسکا د ص و ص ع مجموعہ اضلاع کا اور د ع ضلع = ا ب کے اور زاویہ د ص ع = ہر دو زاویہ داخلی ص ج ع و ج ع ص کے (۳۲ شکل ۱) مگر چونکہ زاویہ ص ج ع نصف ہے ط زاویہ کا اور ج ع ص زاویہ = ص ج ع زاویہ پس یہہ دونوں زاویہ = ط کے پس ط = د ص ع زاویہ کے یہہ مطلوب تھا فقط

التماس

اگرچہ اسمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر تاہم بھی جو صاحب اعتراض کریں وہ اپنے دلیل بھی بھیج دیں کیونکہ طول طویل عبارت کے سبب سے پوری عبارت نہیں لکھی چند جگہ اشارہ دیا گیا ہے ÷

راقم - رام لعل کرسچن مدرس ریاضی ہائی سکول مشن ڈیرہ اسمٰعیلخاں

سوسائٹی انسداد مسکرات

بخدمت فیضدرجت جناب سکرٹری صاحب سوسائٹی انسداد مسکرات وغیرہ لودیانہ +

جناب پریسیڈنٹ سوسائٹی قصبہ کھنہ سرروشنہ ۲۹ اپریل لله الحمد و المنت کہ حسن اتفاق بلکہ سکنائے قصبہ ہذا کی خوش قسمتی سے پادری پر بھو داس صاحب نبرض شادی راجرائے مشن اسکول منجانب لودیانہ مشن یہاں پر آکر ٹھہرے ہیں۔ اُنہوں نے آتے ہی اپنے حسن اخلاق سے سب کا دل ہاتھ میں لاکر بوصف اخلاق و علم اپنا مداح بنالیا اور انسانی ہمدردی کو کام فرما کر بڑی حکمت عملی سے لوگوں کو ترغیب دیکر سوسائٹی موسومہ بالا کی بنیاد قایم کی۔ اور ۲۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو پہلا جلسہ اس سوسائٹی کا پادری صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ جسمیں پادری صاحب سکرٹری قرار پائے جو آیندہ بھی اس امر میں آپ سے خط و کتابت کیا کرینگے چونکہ یہہ سوسائٹی ایک برنچ سوسائٹی لودیانہ سمجھی جائے۔ اسلئے ملتجی ہیں کہ آپ اپنے برنچ سوسائٹی کو اپنے قواعد مجوزہ سوسائٹی سے مشکور و ممنون فرمائیں تاکہ اُسکے مطابق عمل درامد ہوا کرے اور اگر آپ صاحب کے نزدیک یہہ چند سطریں قابل اشتہار ہوں تو درج اخبار صداقت آثار فرما کر اس سوسائٹی کو ممتاز فرمایا جاوے۔ واجبًا گذارش ہے۔ زیادہ حد ادب +

رقیمہ نیاز آگین مشتاق ممبران و کارپردازان سوسائٹی انسداد مسکرات کھنہ۔

خط

جناب کرم فرمائے برحال ایم ولی صاحب مہتمم نور افشاں بندگی ایک سوال حل طلب اخبار میں درج کر دیں۔ حساب سوال۔ ایک تالاب میں گلاب کے پھول کی شاخ پانی کی سطح سے ایک بالشت اونچی دکھائی دیتی تھی۔ وہ ہوا کے صدمہ سے آہستہ آہستہ جھکنی شروع ہوئی۔ یہانتک کہ پانی کی سطح سے جا ملی اور جہاں نکلی ہوئی تھی وہاں سے ایک گز کے فاصلے پر ہوگی۔ تو پانی کا عمق بتلاؤ +

تحریر اقلیدس

دو مستقیم خطوں سے جو بڑا ہو اس سے ایسا حصہ قطع کرو۔ جو چھوٹے کے برابر ہو۔ مگر پہلے مقالہ تحریر اقلیدس کی پہلی شکل کا حکم نہ لگایا جاوے۔ اور حساب کے سوال میں کوئی صاحب جبر مقابلہ کو کام میں نہ فرماویں۔ شادمان سیالکوٹی

خط

جناب منیجر صاحب

تسلیم۔ بعد از انکشاف مطلب عرض پرداز ہوں کہ سطر جسے خیریت ہو۔ اور آپ کی صحت مطلوب۔ صورت حال یہہ ہو کہ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۶ء کے آپکے اخبار نور افشاں میں بندہ نے ایک سرخی (حل طلب معما) کی پڑھی تھی تو میں اُس پہلے معما کا جواب جیسا کہ عقل ناقص میں آتا ہو لکھتا ہوں اُسکا جواب (من) یعنے (Maund) ہو جو ۴۰ سیر کا ہوتا ہو۔ جیسا کہ آپ کے معمے میں تھا کہ "چہل دارد سر" اور چونکہ ایک سیر میں ۴ پاؤ ہوا کرتے ہیں اسلئے من میں ۴۰ × ۴ = ۱۶۰ پاؤ ہونگے جیسا کہ لکھا تھا کہ "یکصد و شصت پائے او بنگر" +

امید واثق ہو کہ دوسرے معمے کا جواب بھی عنقریب روانہ کرونگا

راقم سکھہ چین ناتھ طالبعلم ہائی مشن سکول لاہور +

(۲) کشمیری عورت ایسی ہی بری ہو کہ اسکو ہفتہ سے نسبت دینا اور ہفتہ کے دنوں کو اُسکے فرزند کہنا آپ کا ہی کام ہو۔ اتوار کا دوسرا نام خرخوش آج شنا ہو + (ق-ن-م-س)

چوہوں پر آفت اس سے چوہے چوہیاں کھیاں گبریلا جوئے چیونٹیاں۔ کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی گو غرض سب دفعہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات پینس بی ایس۔ سیٹن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +

اخبارات تار برقی

بمبئی ۳۰ اپریل۔ بمبئی گزٹ کو راجکوٹ سے ایک کارسپانڈنٹ نے اطلاع دی ہو کہ راؤ کچھہ کے چچا راجا جومل سنگھ کو جناب صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ حکم ہوا ہو کہ ۱۲ گھنٹے کے اندر راجکوٹ سے باہر ہو جائے اور اپنی جاگیر پر چلا جائے۔ راجا موصوف کے خلاف جو کچھہ بیان کیا جاتا ہو گزٹ مذکور اُسکو نہایت سخت خیال کرتا ہو کہ تاوقتیکہ اُسکی پوری پوری تصدیق نہ ہو جائے وہ کارسپانڈنٹ کے باقی خط کو نہیں چھاپ سکتا جومل سنگھ کو ایک دفعہ پہلے بھی کچھہ سے اسیطرح نکالا گیا تھا +

سالار جنگ عنقریب شملہ تشریف لیجانے والے ہیں جو اُنکے اس سفر کی بہت سی وجوہات بیان کیجاتی ہیں منجملہ اُنکے ریلوے کا بھی ایک معاملہ ہو۔ مسٹر اڈیورسینٹ جان کی نسبت عام خیال نہایت عمدہ ہو صاحب موصوف خلیق بامروت اور ملنسار آدمی ہیں نواب خورشید جاہ جو اپنے حقوق پائیگاہ کے لئے حضور ہائنس راسٹ کی ملاقات کو شملہ تشریف لے گئے تھے بہت ہی پژمردہ ہو کر واپس تشریف لائے ہیں جس روز سے پیشگاہ صاحب کی تنخواہ عارضی طور پر بند کی گئی ہو۔ اُس روز سے وہ اپنے محل ہی میں رہتے ہیں اور کسی سے ملاقات نہیں فرماتے +

کراچی ۲۹ اپریل خبر آئی ہو کہ کوئیٹہ کی طرف فرقوں میں کچھہ فساد برپا ہو گیا ہو اور اسلئے حکم ہوا ہو کہ وہ دوسری سندھ ہارس کا ایک اسکوارڈرن اور پلٹن بلوچی نمبر اول کا ایک دستہ جیکب آباد سے سیبی کو جائے اور سیبی میں جو کوئیٹہ بر گیڈ کے متعلق فوج ہو وہ فوراً کوئیٹہ کو روانہ ہو جائے گو سیبٹھ رجمنٹ کے



ایک دنگی کو حکم ہوا ہی کہ وہ بوقت ضرورت گونڈہ جانیکے لئے تیار رہے +

لنڈن ۳۰ اپریل تمام جہازوں پر جو ہندوستان سے آئے ۵ دن کا کوارنٹین لگانا تجویز ہوا ہی- شاہی بحری فوجکی پلٹن نمبروں کے ایک دستہ کو اسکندریہ جانیکا حکم ملا ہی +

قاہرہ ۲۹ اپریل عثمان دگنا مقام آسوان پر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہی +

لنڈن ۳۰ اپریل سوائے فرانس کے اور سب طاقتوں نے برٹش گورنمنٹ کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہی کہ مصر کی مالی حالت پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہو +

پیرس ۳۰ اپریل فرانس کو انعقاد کانفرنس کی تجویز سے اتفاق ہی مگر وہ چاہتا ہی کہ بحث صرف اسکی مالی حالت پر ہی محدود ہونی چاہئے +

قاہرہ ۳۰ اپریل گورنر بربر نے ابھی تک قلعہ کو سنبھال رکھا ہی لیکن امداد کے لئے پھر درخواست کی ہی +

لنڈن یکم مئی- ہوس آف کامنس نے کل شام اس مسودہ کو جو مردوں کو قانوناً جلانے کے بارے میں ہی دوسری دفعہ منسوخ کیا +

ڈرمسٹیڈ ۳۰ اپریل آج یہیں درمسٹیڈ کی شہزادی وکٹوریا اور باٹن برگ کے شہزادہ لوئس کی شادی تھی حضور ملکہ معظمہ انگلستان جناب شہزادہ پرنس آف ویلز مع پرنسس آف ویلز و دیگر ممبران شاہی خاندان اور شہزادہ ولیعہد جرمنی مع پرنسس جرمنی کے اس تقریب پر موجود تھے حضور ملکہ معظمہ ڈیوک آف البنی کی وفات کے باعث شریک دعوت نہ ہوئیں +

شملہ یکم مئی- بنگال ریگولیشن ۱۹ سنہ ۱۸۲۱ کو علاقہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی سے منسوخ کئے جانے کی نسبت جو مسودہ پیش تھا- وہ آجکی لیجسلیٹیو کونسل میں جسمیں تمام ممبر شریک تھے پاس کیا گیا- مقصد اس مسودہ کا یہہ ہی کہ ایک پرانے ریگولیشن جو ان اضلاع میں غیر مستقل ہی منسوخ کر دیا جائے +

آنریبل مسٹر البرٹ نے منتخب کمیٹی کی رپورٹ دربارہ مسودہ ترمیم ایکٹ اشخاص وکالت پیشہ و ایکٹ اسٹامپ بابت سنہ ۱۸۷۹ء و مسودہ دربارہ ترمیم ایکٹ عدالت ہائے برہما بابت سنہ ۱۸۸۰ء کو پیش کیا- بعد ازاں کونسل کا اجلاس ۱۴ مئی روز چہارشنبہ تک کے لئے برخاست ہوا +

لنڈن ۲ مئی سوڈان کے متعلق سرکاری خط کتابت شائع ہو گئی ہی- ارل گرنویل نے ایک مراسلہ مورخہ ۲۳ اپریل میں جنرل گورڈن صاحب کے پاس اسکے لئے ہدایات بھیجی ہیں کہ خرطوم سے واپس آنے کے لئے اُن کو جسقدر فوج کی ضرورت ہو بیان کریں +

مسٹر گلیڈسٹون نے کل رات ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے کہا کہ اگرچہ فرانس مصری کانفرانس کے انعقاد کی تجویز کو منظور کرتا ہی مگر وہ چاہتا ہی کہ اس سے پہلے انگلستان سے اس بارہ میں ایک دوسرے کی رائے کا اظہار کرے- ٹرکی نے ہنوز اس تجویز کا کچھ جواب نہیں بھیجا +

چینی وکیل معظم برلن مارکوئس ٹسنگ کی بجائے پیرس میں مقرر کیا گیا- عموماً اس تقرر کو چین کی طرف سے ایک صلح کا نشان خیال کیا جاتا ہی +

کلکتہ ۳ مئی- اورئینٹل بینک کی شاخ نے آج صبح ادائیگی روپیہ کی بند کر دی- بینک کے دروازے پر اس مضمون کا نوٹس چسپاں تھا کہ بینک بند ہو گیا ہی کوٹھی کے گرد لوگوں کا ہجوم ہی- قرضہ کی مقدار ہنوز معلوم نہیں +

افغانستان سے مندرجہ ذیل خبر معتبر ذریعہ سے آئی ہی- سردار عیسیٰ خان گورنر ترکستان جسنے ایک فوج لیکر مقام میمنہ پر چڑھائی کی تھی مقام سبزگین میں پڑا ہی اور امیر صاحب کو اطلاع دی ہی کہ اسکی فوج ناقابل اعتماد اور کمزور ہی- اسکو زائد فوج سے مدد ملنی چاہئے- دیہاتی لوگ اسکی مخالفت پر آمادہ ہیں- بیان کیا جاتا ہی کہ امیر صاحب نے پروانہ خان کو ترکستان کا گورنر مقرر کر دیا ہی اور وہ عنقریب چار سو سوار کے ساتھ اسطرف روانہ ہونے والا ہی- یہہ خبر ہی کہ ترکمانوں کی ایک بھاری جماعت علاقہ ہرات میں فساد برپا کرنے والی ہی- جلال آباد کے مغل خان نے جو ایک مشہور قزاق ہی اور کابل سے جلاوطن کیا گیا ہی مقام غاری پر جو مقام کنار اور بجور کے درمیان واقع ہی ایک قافلہ کو گرفتار کر لیا- اُسنے چھ ہزار روپیہ لوٹا اور کنار کے تین دولتمند تاجروں یعنے زین خان سبز علی اور شاہ منی کو پکڑ لیا- اکبر خان والی لال پورہ وہاب خان کو پکڑنے گیا ہی مگر مقام چینار سے اسکو پیچھے ہٹنا پڑا اور اسکے چار آدمی مارے گئے- ایک حاجی جو بخارا سے آیا بیان کرتا ہی کہ روسیوں نے بخارا میں ایک تارگھر بنا لیا ہی اور اس سلسلہ کو تیز آمل کی طرف بڑھا رہے ہیں +

جیکب آباد جو فوج جنرل فیئر صاحب کے ماتحت زوب گھاٹی کے کاکر پٹھانوں کی تنبیہہ کے لئے روانہ ہوگی اسکی تفصیل یہہ ہی- نارتھ سٹیفورڈ شائر رجمنٹ کے چار سو آدمی تین توپ نمبر ۹- ان رائل آرٹلری کی اور ۲ توپیں لونگین بیٹری نمبر ۱ کی- ۲ سکوارڈرن دیسی سوار کی اور دو رجمنٹیں دیسی پیدل کی اور ایک کمپنی سفرمینا کی- اسکے علاوہ ہم یقین کرتے ہیں کہ دوسری سندھ ہارس کا ایک سکواڈرن اور بلوچی پلٹن نمبروں کا ایک دستہ بہت جلد جیکب آباد سے سیبی کو روانہ ہوگا- اور سیبی میں جو فوج ہی وہ کوئٹہ چلی جائیگی- گلوسسٹر شائر رجمنٹ



کے ایک دہنک کو جو کراچی میں ہے خبر دی گئی ہے کہ وہ کوئٹہ جانے کے لئے تیار رہے +

لودیانہ

دو روز سے ہوا سخت چل رہی ہے اور گرد و غبار اڑ رہا ہے جسکے صدمہ سے تمام پھل پھول کو ضرر پہنچ رہا ہے +

چار مئی سے موضع لودھووال برلب دریائے ستلج ایک اسٹیشن ریلوی جاری ہوگا اور تمام مال و اسباب جو اب گذر کے راستہ سے جاتا ہے وہاں سے روانہ کیا جاویگا +

جو ڈاکو جناب مسٹر واربرٹن صاحب بہادر نے ممالک مغربی و شمالی سے گرفتار کئے تھے اور عدالت سشن کے سپرد کئے تھے وہ سب کے سب ہفتہ حال میں سخت سزا کے سزایاب ہوگئے +

خبر ہے کہ جناب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی جگہ جو ڈیڑھ ماہ رخصت کی درخواست کر چکے ہیں لالہ رسالگ رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ میں تشریف لاوینگے +

سنا گیا ہے کہ انجمن رفاہ عام لودیانہ کی ترقی کے لئے گورنمنٹ پنجاب سے سو روپیہ ماہواری امداد کی منظوری ہوگئی ہے - اور کل جناب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب موصوف کے مکان پر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ اگرچہ روپیہ کی امداد سرکار ہر طرح سے کر سکتی ہے مگر آپکی بیماری گذشتہ اور رخصت حال انجمن کے کام میں بڑی ہارج ہوئی ہے +

شہر میں سبزی فروش دو دو چار چار دن کی ترکاری پانی سے سبز رکھ کر فروخت کرتے ہیں اس کا انسداد پولیس اور صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی و ڈاکٹر صاحب کے اختیار میں ہے اگر توجہ ہوجاوے تو اچھا ہے +

بڑھے ہوئے پھیپھڑے صفراویت قبضیت ضعف
معدہ اور دیگر بیماریاں [illegible] سے سب دفع ہو جاتی ہیں قیمت [illegible] فی بکس [illegible] مڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

ویلز رف آن کارنس

یعنے آنٹن ستے گٹے کا بالکل جلد علاج کرتی ہے - اس دوا کی قیمت ۱۲ فی بکس مقام بمبئی بدوکان - بی - ایس مڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +

اشتہار

نیاز نامہ نام ایک خط بصورت ایک رسالہ کے فقیر نے ۱۸۶۶ء میں لکھا اور ۱۸۶۶ء سے شائع ہو کر مسلمان بھائیوں کے ملاحظہ سے گزرا اور گزرتا ہے - ان باتوں کی بابت جو اس میں عرض کیگئی ہیں کچھ تو مولوی الطاف حسین صاحب نے ۱۸۶۶ء میں خیر المواعظ میں لکھا تھا اور بعد ۱۸۶۷ء سے مولوی سید ابو المنصور صاحب نے ایک جوابی رسالہ رفیقۃ الوداد نام سے شائع کیا ہے - اور حال میں سنا ہے کہ کسی اور مسلمان بھائی نے کانپور میں کوئی رسالہ لکھا ہے - ان سب کے سوا ان باتوں کی بابت حضور آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر کی تصنیفات میں بھی کتنے ہی مطالب پائے جاتے ہیں - ان کے سوا اور کوئی اخبار یا رسالہ یا کتاب ۱۸۶۷ء کے بعد کی میں نہیں جانتا ہوں جس میں کسی مسلمان بھائی نے نیاز نامہ کے جواب میں یا اس کے مطالب یا اس کے کسی مطلب کی بابت کچھ لکھا ہے - اگر کسی صاحب نے پہلے کبھی کچھ لکھا ہو یا اب لکھیں اور مجھے آگہی فرماویں تو میں شکرگزار ہوں گا اور جس پتہ سے وہ فرماوینگے منگا لوں گا - کہ فقیر بہت ہی مشتاق رہتا ہے کہ مسلمان بھائی ان باتوں کی بابت جو میں نے گزارش کی ہیں کیا سمجھتے ہیں اور ان سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں اور کیا فرماتے ہیں - ۱۶ برس اس انتظار میں گزرے اور اب آخر جون ۱۸۸۲ء تک اور انتظار کرونگا +

[illegible] +　　صفدر علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھنڈارہ ممالک متوسط +

اشتہار

خریدلو - خریدلو - خریدلو

بیبل حاشیہ دار یعنے رفرنس

پادری سی - بی - نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کی جانب سے ایک دوکان واقع چوڑا بازار متصل دوکان [illegible] سنگھ سوداگر جاری ہے - اردو حاشیہ دار یعنے رفرنس والی تیار ہوگئی ہے جن صاحبان کو خریدنا منظور خاطر ہو قیمت بھیجکر دوکان مشن مذکورہ سے طلب فرماویں +

منشی عظیم خان کتب فروش ملازم دوکان مشن لودیانہ

دستور العمل نور افشاں

یہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شائع ہوتا ہے جسمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں - اول آرٹیکل دینی و دنیوی - دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فائدہ خاص و عام ہو - سوم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے - چہارم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کیواسطے [illegible] بلا محصول اور معہ محصول [illegible] دو پرچہ کیواسطے [illegible] تین پرچہ یا زیادہ کیواسطے جو ایک ہی نام پر منگانے چاہیں فی پرچہ [illegible] معہ محصول جو کوئی چھ پرچے اکھٹے لیوے اسکو ایک پرچہ مفت دیا جائے گا اور جو کوئی بارہ پرچے منگاوے تو علاوہ ایک پرچہ کے مفت ایک جلد پوری بیبل کی دی جائے گی قیمت پیشگی لیجاویگی بغیر قیمت پیشگی کے روانہ نہوگا +

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری - سی - بی - نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا